آزادی سے پہلے اور بعد

تحریر: محمد محسن

14 اگست 1947ء کو پاکستان وجود میں آیا۔ پاکستان کی قیام کی وجوہات کیا تھی؟ کیوں برصغیر کے مسلمانوں کو ایک الگ ملک کی ضرورت پڑی؟ برصغیر کے مسلمانوں نے ہزاروں لوگوں کی قربانیاں کیوں دی؟ انھوں نے اپنے بزرگوں کی قبریں اپنے مال و جائیداد پاکستان کے نام پر کیوں قربان کی؟ ان تمام چیزوں کی بنیادی وجہ کیا تھی؟

1947ء سے پہلے برصغیر کے ہندو برصغیر کے مسلمانوں کا معاشی اور سماجی استحصال کیا کرتے تھے۔ برصغیر کے مسلمانوں کو نوکریاں، تعلیم اور جائز حقوق سے محروم رکھا جاتا تھا۔ برصغیر میں تمام اعلیٰ عہدے ہندوؤں کے پاس تھے۔ مسلمانوں کو کالجز و جامعات میں داخلے نہیں دیئے جاتے تھے۔ مسلمانوں پر نوکریوں کے دروازے بند تھے۔ برصغیر کے مسلمانوں کے ساتھ ہر سطح پر ناانصافیاں کی جارہی تھی۔ برصغیر کی سیاسی جماعت کانگریس میں حالانکہ مسلمان بھی تھے مگر ان کو کوئی اہم عہدہ نہیں دیا جاتا تھا پارٹی کے کسی فیصلے میں ان سے رائے نہیں لی جاتی۔

کانگریس کے مسلم خلاف رویے کو دیکھ کر قائداعظم محمد علی جناح نے مسلم لیگ کے نام سے مسلمانوں کی ایک علیحدہ جماعت بنائی۔ اس تحریک کا مقصد مسلمانوں کیلئے ایک علیحدہ اور خودمختار ریاست ''پاکستان'' کا قیام تھا۔ قائداعظم محمد علی جناح نے آزادی کی جدوجہد میں سب سے پہلے طلبہ کو شامل کیا کیونکہ طلباء ہی کسی قوم کے سب سے باشعور طبقہ ہوتا ہیں اور کسی بھی قوم و ملک کی ترقی میں ان طلباء کا انتہائی اہم کردار ہوتا ہے۔ قیام پاکستان کے وقت اسی خواب میں مگن برصغیر کے ہزاروں مسلمانوں نے اپنی جانوں، مال و جائیداد، گھربار اور عزت و آبرو کی قربانیاں دیں اور بلآخر مملکت خداداد پاکستان پہنچ گئے۔

پاکستان کے قیام کے بعد قائداعظم محمد علی جناح پاکستان کے پہلے گورنر جنرل بنے اور خان لیاقت علی خان (شہید) کو پاکستان کا پہلا وزیراعظم بنایا۔ قیام پاکستان کے محض 13 ماہ بعد قائد اعظم محمد علی جناح انتقال کر گئے۔ ان کے انتقال کے بعد پاکستان کے پہلے وزیراعظم خان لیاقت علی خان کو 16 اکتوبر 1957ء کو راولپنڈی کے ایک بھرے جلسے میں گولی مار کر شہید کر دیا گیا۔ ان دونوں رہنماؤں کے بعد ہندوستان سے ہجرت کر کے آنے والے لٹے پٹے مسلمانوں کا معاشی و سماجی استحصال دوبارہ شروع ہوگیا ہے۔ 1965ء کو ہونے والے الیکشن میں فاطمہ علی جناح کی ہار کے بعد استحصالی قوتوں اور ان کے آلہ کاروں نے اس کا جشن کراچی میں بستیوں کو آگ لگا کر منایا۔ اور پھر استحصال کا ایک نہ ختم ہونے والا سلسلہ شروع ہوگیا بالآخر اللہ تبارک وتعالیٰ نے ان مظلوم، بے سہارا اور بے کس لوگوں کی دعائیں قبول کی اور ایک مرد مجاہد اور مظلوموں کا ساتھی الطاف حسین کو استحصال زدہ لوگوں کی مدد کا شعور دیا۔ انھوں نے ایک مخصوص طبقے کے ساتھ رکھے جانے والے متعصّبانہ رویے کو بڑی شدّت سے محسوس کیا۔ الطاف حسین نے دیکھا کہ 1947ء سے پہلے اور اب کے موجودہ حالات میں کافی مماثلت ہے۔ اس وقت بھی ایک طبقہ مسلمانوں کا استحصال کر رہا تھا۔ اور اب بھی ایک طبقہ استحصال کر رہا ہیں اور یہ طبقہ جاگیردارانہ، وڈیرانہ اور سرمایہ دارانہ طبقہ ہیں۔ جو قائداعظم محمد علی جناح اور خان لیاقت علی خان کے بعد سے پاکستان کے اقتدار پر مکمل قابض ہوگیا۔

الطاف حسین نے جب جامعہ کراچی میں داخلہ لیا تو وہاں بھی انھیں ایک مخصوص طبقے سے تعلق رکھنے والے طالبعلموں کے ساتھ ہونے والی ناانصافیاں صاف نظر آئی اور جب یہ ناانصافیاں حد سے بڑھ گئی تو الطاف حسین نے اور ان کے چند ساتھیوں نے 11 جون 1978ء کو جامعہ کراچی سے اے پی ایم ایس او کا قیام عمل میں لایا۔ اے پی ایم ایس او کا قیام استحصالی قوتوں کے پھیلائے ہوئے اندھیرے میں حق پرستی کی روشن کرن ثابت ہوئی جس سے استحصالی طبقے کی نیندیں حرام ہوگئی

استحصالی قوتوں نے حق پرستی کی روشنی روکنے کیلئے منفی پروپیگنڈہ کرنا شروع کر دیا اور ایک نام نہاد طلباء تنظیم کو یہ ٹاسک دیا گیا اے پی ایم ایس او کو ختم کردو۔ اس نام نہاد طلباء تنظیم نے اے پی ایم ایس او کے کارکنان پر مسلح حملے کرنا شروع کر دئے۔ الطاف حسین نے یہ دیکھا تو انھوں نے اپنے ساتھیوں کی حفاظت کے خاطر جامعہ کراچی سے نکل کر اے پی ایم ایس او کے نظریے اور پیغام کو عوامی سطح پر پھیلانا شروع کر دیا۔ اور 18 مارچ 1984ء کو ایم کیو ایم کا قیام عمل میں لا کر آئے ایم کیو ایم کے پہلے جلسے نے پاکستان کے استحصالی قوتوں کو یہ یقین دلا دیا کہ اب یہ مظلوم و محکوم عوام کو اپنا قائد مل گیا ہے اور یہ عوام اپنے قائد کی قیادت میں ایک بار پھر متحد و منظّم ہو جائینگے۔ تمام ریاستی جبر، مثالم اور منفی پروپیگنڈے کے باوجود الطاف حسین اور ان کے ساتھیوں ہمّت نہیں ہاری اور اپنی جدوجہد جاری رکھی، بے پناہ قربانیوں کے نتیجے میں ایم کیو ایم 27 جولائی 1997ء کو ایم کیو ایم سے متحدہ قومی موومنٹ میں تبدیل ہوگئی اور ہی جماعت آج 98 فیصد مظلوم و محکوم عوام کی امیدوں کی واحد کرن بن گئی ہے۔

ایم کیو ایم اور الطاف حسین پر ہمیشہ قوم پرست ہونے کا الزام لگایا جاتا رہا لیکن ہر باشعور اور عقلمند شخص بخوبی جانتا ہے کہ ایم کیو ایم اور الطاف حسین نے ہمیشہ پاکستان کی تمام قومیتوں کے حقوق کے بارے میں بات کی ہے۔ الطاف حسین نے اے پی ایم ایس او کے قیام سے قبل بی ایس سی ایکشن کمیٹی بنائی تھی جس میں تمام قومیتوں سے تعلق رکھنے والے طالبعلم شامل تھے اور افسوس ناک امر یہ ہے کہ قیام پاکستان کے بعد ہم رنگ و نسل، زبان و علاقوں اور قومیتوں کے تفرقے میں پڑ گئے اور لیکن الطاف حسین نے ہمیں ایک بار پھر بلاتفریق رنگ و نسل، زبان و قومیت کے متحد و منظّم کر کے ایک پلیٹ فارم پر جمع کر دیا ہے تا کہ ہم اپنے حقوق کی جدوجہد کر سکیں۔ ہزاروں ساتھیوں کا لہوان کی لازوال قربانیاں اور الطاف حسین کی شخصیت ہمارے لئے مشعلِ راہ ہے۔ ہمیں تحریک کے 27 ویں یومِ تاسیس پر یہ عہد کرنا کہ ہم تحریک کے مشن و مقصد کو زیادہ سے زیادہ پھیلانے کیلئے تمام نہ مسائل اور مشکلات کا سامنا کرینگے۔ تمام حق پرستوں، مظلوموں اور محکوموں کو تحریک کا 27 واں یومِ تاسیس مبارک ہو۔

☆☆☆☆☆